پردہ ذرا اٹھا دے		چہرہ ذرا بتادے
یہ دل سے دل لگادے		یہ زندگی بنادے

صدقے تیری ندا پر		قرباں تیری ادا پر
شیدہ تیری وفا پر		اب تو مجھے ملادے

حسن و جمال تیرا		ہے پر بہار تیرا
اب ہو وصال تیرا		یہ خوش خبر سنادے

گلشن کا باغباں ہے		ہر گل میں تیری شاں ہے
حکمت تیری عیاں ہے		یہ شاں تو کوئی بتادے

ہر گل میں تیری بوں ہے		تجھسے ہی سرخرو ہے
اب تجھسے آرزو ہے		گلزار میں بسادے

تیری ہی جستجو ہے		تیری ہی گفتگو ہے
اور ذکر چارسو ہے		تجھ سا کوئی تو لادے

ہے مظہر امامی		مولی ہے نام نامی
سجدہ اے جاں بجالے		ہے رب سے ہم کلامی

برہان دیں محمد		دیں کی سپر محمد
یوں مدح میں سنادے		خالق کا سر محمد

فرحت میں مؤمنیں ہے		میلاد شاہ دیں ہے
سرکار پر لٹادے		تیرے جو درسمیں ہے

ہے سب میں لب یمانی		اس رب کی حب یمانی
بس تیری دھن لگادے		اس رب سے اب یمانی